ایک منقش چادر تھی۔ اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ گئے تو آپ نے ان کو چادر میں داخل فرمالیا، کچھ دیر بعد حسین رضی اللہ عنہ بھی رونق افروز ہو گئے تو وہ بھی ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا پہنچ گئیں آپ نے ان کو بھی داخل فرمالیا۔ آخر میں علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے آپ نے انہیں بھی داخل فرمالیا، پھر فرمایا: اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے پلید چیزوں کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔''

صحیح مسلم میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یوں منقول ہے کہ جب یہ آیت اتری:

((﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَائَكُمْ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي)) [1]

''اے نبی کریم! فرما دیجیے: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ......تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں یزید بن حیان سے باسند بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں:

''میں حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم ان کے حضور بیٹھے تو حصین کہنے لگے: جناب زید! آپ کو بہت فضیلت حاصل ہے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے آپ کی باتوں کو سنا ہے، آپ کے ساتھ مل کر غزوہ کیا ہے، آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ غرض! آپ کو بہت سے فضائل حاصل ہوئے ہیں، تو جناب محترم! ہمیں چند باتیں بیان فرمائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی ہوں۔'' وہ فرمانے لگے: ''بھتیجے! اللہ کی قسم!

---

[1] صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه، ح: ٢٤٠٤

میری عمر بڑی ہوگئی ہے۔ آپ سے ملاقات کو عرصہ دراز ہوگیا ہے۔ ہوسکتا ہے آپ ﷺ سے سنی ہوئی بعض باتیں بھول بھی گئی ہوں۔ لہٰذا میں جو کچھ تمہیں بیان کروں اسے ہاتھوں ہاتھ لینا اور جو بیان نہ کرسکوں اس میں مجھے معذور سمجھنا۔'' پھر کہنے لگے: ''ایک دن رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان غدیرخم کے مقام پر خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد کچھ وعظ ونصیحت کی۔ پھر فرمایا:

((اَمَّـا بعْدُ: اَلا اَيُّها النَّاسُ! فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُولُ رَبِّـى فَـاُجِيبَ، وَاَنَـا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُـدٰى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهٖ، فَحَثَّ عَـلٰىكِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاَهْلُ بَيْتِى، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِـىْ اَهْـلِ بَيْتِـى، اُذَكِّـرُكُمُ اللّٰهَ فِىْ اَهْلِ بَيْتِى، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِىْ اَهْلِ بَيْتِى)) [1]

''اے لوگو! میں ایک انسان ہوں، بہت ممکن ہے کہ میرے رب تعالیٰ کی طرف سے بلانے والا میرے پاس آجائے اور میں لبیک کہہ دوں۔ میں تم میں دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔'' پھر آپ نے لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف رغبت دلائی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا

[1] صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل علي رضي الله عنه، ح: ٢٤٠٨.